رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۲۵

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

الفضل بیدِ اللّٰہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقامًا محمودًا

اللہ اکبر

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

شرح چندہ
سالانہ للعہ
ششماہی ۔ ۴
سہ ماہی ۔ ۲
ماہانہ ۔ ۔ ۱۲

ایڈیٹر غلام نبی
ترسیل زر
بنام مینیجر روزنامہ "الفضل" ہو

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

جلد ۲۳	مورخہ ۴ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ	یوم سہ شنبہ	مطابق ۲۶ مئی ۱۹۳۶ء	نمبر ۲۷۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴ مئی۔ کل نو بجے صبح سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز بذریعہ موٹر چند روز کے لئے لاہور تشریف لے گئے۔ حضور نے مقامی امیر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کو مقرر فرمایا ؛

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا تعالےٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے ؛

۲۳ مئی عصر کے بعد رستہ تیار کرنے کے لئے ایک گڑھے پر مٹی کا کام شام تک مقامی جماعت کی ایک خاصی تعداد نے کیا ؛

مولوی مبارک علی صاحب بی۔اے سابق مبلغ جرمنی کی لڑکی چند روز سے بعارضہ تپ محرقہ بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اسلام کا آسمانی حربہ دجالیت کو پاش پاش کر دیگا

"میں ہر دم اس فکر میں ہوں۔ کہ ہمارا اور نصاریٰ کا کسی طرح فیصلہ ہو جائے۔ میرا دل مردہ پرستی کے فتنہ سے خون ہوتا جاتا ہے۔ میں کبھی کا اس غم سے فنا ہو جاتا۔ اگر میرا مولا اور میرا قادر توانا مجھے تسلی نہ دیتا۔ کہ آخر توحید کی فتح ہے۔ غیر معبود ہلاک ہونگے اور جھوٹے خدا اپنی خدائی کے وجود سے منقطع کئے جائیں گے۔ مریم کی معبودانہ زندگی پر موت آئے گی۔ اور نیز اس کا بیٹا اب ضرور مرے گا۔ خدائے قادر فرماتا ہے۔ کہ اگر میں چاہوں تو مریم اور اس کے بیٹے عیسےٰ اور تمام زمین کے باشندوں کو ہلاک کروں۔ سو اب اس نے چاہا ہے۔ کہ ان دونوں کی جھوٹی معبودانہ زندگی کو موت کا مزہ چکھاوے۔ سو اب دونوں مریں گے کوئی ان کو بچا نہیں سکتا۔ اور وہ تمام خراب استعدادیں بھی مریں گی جو جھوٹے خداؤں کو قبول کر لیتی تھیں۔ نئی زمین ہوگی۔ اور نیا آسمان ہوگا۔ اب وہ دن نزدیک آتے ہیں۔ کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا۔ اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا۔ اور بعد اس کے توبہ کا دروازہ بند ہوگا۔ کیونکہ داخل ہونے والے بڑے زور سے داخل ہو جائیں گے۔ اور وہی باقی رہ جائیں گے جن کے دل پر فطرت سے دروازے بند ہیں۔ اور نور سے نہیں۔ بلکہ تاریکی سے محبت رکھتے ہیں ؛

قریب ہے۔ کہ سب ملتیں ہلاک ہونگی۔ مگر اسلام۔ اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے۔ مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا۔ نہ کند ہوگا۔ جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔ وہ وقت قریب ہے۔ کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں ملکوں میں پھیلیگی اس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا۔ اور نہ کوئی مصنوعی خدا اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دیگا۔ لیکن نہ کسی تلوار سے۔ اور نہ کسی بندوق سے۔ بلکہ مستعد روحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نور اتارنے سے۔ تب یہ باتیں جو میں کہتا ہوں سمجھ میں آئینگی"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۵)

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۰ مئی سے ۲۲ مئی ۱۹۳۶ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے:

دستی بیعت

نمبر	نام	مقام
۱	میاں رحمت اللہ صاحب	ضلع ہوشیارپور
۲	محمد الدین صاحب	گورداسپور
۳	حسین بخش صاحب	" "
۴	نبیو صاحب	" "
۵	علی محمد صاحب	" "
۶	صلاح الدین صاحب	" "
۷	دیوان علی صاحب	راولپنڈی
۸	عبدالحمید صاحب	ضلع راولپنڈی

تحریری بیعت

نمبر	نام	مقام
۹	عبدالحمید سید الدادی صاحب	مصر
۱۰	احمد محمد جبارہ صاحب	"
۱۱	زہرۃ محمد علی صاحب	"
۱۲	محمد لیدن صاحب	سماٹرا
۱۳	ایک صاحب	ضلع اعظم گڑھ

لاہور کے خریداران الفضل کو اطلاع

اب آفس "الفضل" لاہور کا تمام انتظام مکمل طور پر دی مدر انڈیا ایڈورٹائزنگ بیورو ۳۵ فلیمنگ روڈ لاہور کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ اس لئے قارئین "الفضل" لاہور کو اپنی تمام اطلاعات فرم مذکور کے کارکنان کو دینی چاہئیں۔ چونکہ الفضل کے لاہور سے متعلقہ تمام امور بوساطت فرم مذکور طے ہونگے۔ اس لئے آئندہ پرچہ کی قیمت اور بقایا رقوم وغیرہ فرم مذکور کو ادا کی جائیں۔ عدم ادائیگی قیمت کی صورت میں فرم مذکور کو اجازت ہے۔ کہ وہ پرچہ جاری رکھے یا بند کر دے۔ احباب کو جن کی طرف بقایا ہے۔ بہت جلد ادا کر دینا چاہئیے تاکہ ان کے نام باقاعدہ پرچہ جاری رہے۔ اور وہ ایک لمحہ کے لئے بھی سلسلہ احمدیہ کے آرگن کے مطالعہ سے محروم نہ ہوں۔ لاہور اور امرتسر کے اشتہارات کی رقوم وصول کرنے کا حق دی مدر انڈیا ایڈورٹائزنگ بیورو کو دے دیا گیا ہے۔ (منیجر)

علوم مشرقیہ کا امتحان ختم ہو گیا

۲۳ مئی کو پنجاب یونیورسٹی کا مشرقی زبانوں کا امتحان قادیان کے سنٹر میں ختم ہو گیا۔ اس دفعہ ۴۲ طلبا نے جن میں ایک احمدی خاتون بھی تھی۔ امتحان دیا۔ ان میں سے تیس مولوی فاضل کے امتحان میں۔ ۳ مولوی کے امتحان میں۔ ایک احمدی مبلغ سنسکرت کے امتحان وشارد میں اور ایک ہندو پراگ کے امتحان میں شریک ہوئے۔ امتحان دینے والوں میں سے تیس قادیان کے۔ گیارہ ضلع گورداسپور کے مختلف مقامات کے اور ایک حیدرآباد دکن کے تھے۔ اب کے یونیورسٹی کی طرف سے سپرنٹنڈنٹ امتحان مسٹر یوگیش چندرا صاحب ترکھا ایم۔ اے۔ انگلش اینڈ ہسٹری ہیڈ ماسٹر ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول قادیان اور اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ سید منظور علی شاہ صاحب رئیس و زمیندار بھینی بانگر مقرر کئے گئے تھے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ہر دو اصحاب کا رویہ طلباء کے ساتھ مشفقانہ تھا۔

اعلان تحقیقاتی کمیشن

بخدمت امراء پریذیڈنٹ صاحبان و دیگر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ‫۔

میرے گزشتہ اعلان ایک نیا تحقیقاتی کمیشن کے جزو ۷ کے متعلق "کہ اگر کسی انجمن کے علاقہ میں صدر انجمن احمدیہ کی کوئی جائداد ایسی ہو۔ جسکو وہاں کی جماعت فروخت کرنا مناسب سمجھتی ہے۔ تو اس سے بھی اطلاع دی جائے۔" تاحال جماعتوں نے توجہ نہیں فرمائی۔ اور ابھی تک کوئی رپورٹ ایسی نہیں پہونچی۔ جس سے یہ پتہ لگ سکے۔ کہ کس کس جگہ صدر انجمن احمدیہ کی ایسی جائدادیں موجود ہیں۔ جنکو اب تک فروخت ہو جانا چاہئیے تھا۔ مگر اس وقت تک نہیں ہوئیں۔ مہربانی فرما کر احباب جن کو ایسی جائدادوں کا علم ہو۔ فوراً سکرٹری کمیشن کو اطلاع کر دیں۔ خاکسار۔ غلام محمد اختر سکرٹری تحقیقاتی کمیشن سٹاف وارڈن۔ ہیڈ کوارٹرز آفس نارتھ ویسٹرن ریلوے۔ لاہور

وزیرآباد کے اخبار جوبلی کے خلاف صدائے احتجاج

۲۲ مئی ۱۹۳۶ء جماعت احمدیہ وزیرآباد کا ایک غیر معمولی اجلاس بعد نماز جمعۃ المبارک مسجد محمود میں زیر صدارت جناب چودھری عزیز اللہ صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ وزیرآباد منعقد ہوا جس میں وزیرآباد کے ایک مقامی اخبار "جوبلی" کے لیڈنگ آرٹیکل جس میں ہمارے سید و مولا آقا و مطاع حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکے پیروؤں کے خلاف اپنی انتہائی کمینگی اور پست اخلاق کا ثبوت دیتے ہوئے حد درجہ کی بدزبانی اور اشتعال انگیزی سے کام لیا گیا ہے کے خلاف پروٹسٹ کرتے ہوئے بتایا گیا۔ کہ کس طرح اس اخبار نے مختلف قوموں کے درمیان منافرت پھیلانے کی کوشش کی ہے۔ نیز جماعت احمدیہ اور اس کے مقدس امام کی توہین و دل آزاری کا موجب ہو رہے نیز تمام افراد جماعت کو اس گندے چھیڑ چھاڑ کی حد درجہ کی دل آزاری اور گندہ دہانی کے مقابلہ میں صبر اور دعاؤں سے کام لینے اور پر امن رہنے کی تلقین کرتے ہوئے توجہ دلائی۔ کہ قانونی حدود کے اندر رہتے ہوئے اس کا خاطر خواہ جواب دیا جائے۔

بعد ازاں حسب ذیل ریزولیوشنز بالاتفاق آراء پاس کئے گئے

(۱) جماعت احمدیہ وزیرآباد کا یہ غیر معمولی اجلاس مقامی اخبار جوبلی مورخہ ۱۸ مئی ۱۹۳۶ء کے لیڈنگ آرٹیکل کے خلاف جس میں جماعت احمدیہ کے واجب الاطاعت مقدس امام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپکے پیروؤں کے خلاف پرلے درجہ کی غلط بیانی اور دروغ بافی سے کام لیتے ہوئے سخت بدزبانی گندہ دہنی اور توہین کی گئی ہے۔ اور اس طرح آپ کے پیروؤں کی دلآزاری کرتے ہوئے ان کے جذبات کو سخت ٹھیس لگائی گئی ہے۔ اپنے انتہائی غم و غصہ اور رنج و نفرت کا اظہار کرتا ہے اور اس آرٹیکل کو سخت اشتعال انگیز۔ منافرت پھیلانے والا اور امن عامہ کو برباد کرنے والا قرار دیتا ہے۔

(۲) جماعت احمدیہ وزیرآباد کا یہ غیر معمولی اجلاس گورنمنٹ اور مقامی حکام وزیرآباد کی توجہ اس آرٹیکل کی طرف فوری طور پر مبذول کرتا ہوا پُرزور درخواست کرتا ہے۔ کہ قیام امن کی خاطر اس اخبار کے ایڈیٹر۔ پرنٹر و پبلشر کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے۔ اور اس قسم کی فتنہ انگیزیوں کا مناسب سدباب کرتے ہوئے اپنے فرض کو ادا کرے۔ ورنہ نتائج کی ذمہ واری مقامی حکام اور گورنمنٹ پر ہوگی۔

(۳) قرار پایا کہ ریزولیوشنز کی نقول سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ امام جماعت احمدیہ قادیان۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس گوجرانوالہ۔ صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع گوجرانوالہ۔ سب انسپکٹر پولیس وزیرآباد اور اخبار الفضل و دیگر اخبارات کو ارسال کی جائیں۔

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ۔ وزیرآباد)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ــــ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَ النَّاصِرُ

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ کا پیغام

اچھوت بھائیوں کے نام

اسلام خدا تعالیٰ کا مذہب ہے اور اس میں سب قوموں کی بہتری کا سامان ہے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے کا حسب ذیل پیغام لکھنؤ کی اس کانفرنس مذاہب میں پڑھا گیا جو اچھوت اقوام نے اس لئے منعقد کی۔ کہ وہ اپنے لئے سچا مذہب منتخب کریں:۔

برادران! آپ لوگوں کے سامنے ہمارے دعوت و تبلیغ کے سکرٹری کی طرف سے ایک مضمون پڑھا گیا ہے اور ان کے علاوہ دوسرے مذاہب کی طرف سے بھی ایسے مضامین پڑھے گئے ہیں۔ جن میں ان مذاہب کی خوبیاں کو پیش کیا گیا ہے۔ مجھ سے خواہش کی گئی ہے کہ میں بھی اختصاراً اس موقعہ پر کچھ کہوں۔ سو میں آپ لوگوں کی خیر خواہی کو مدنظر رکھ کر صرف یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ مذہب کا معاملہ ایک نہایت ہی نازک معاملہ ہے۔ اگر بنی نوع انسان کا پیدا کرنے والا کوئی خدا ہے۔ اور اگر مذہب اس خدا اور بندہ کے تعلق کو استوار کرنے کیلئے آتا ہے۔ تو یقیناً مذہب کو کھیل اور تجارت کا ذریعہ نہیں بنانا چاہیئے۔ بے شک سچے مذہب میں بنی نوع انسان کی بہتری کے ذرائع موجود ہونے چاہئیں۔ لیکن ہمیں صرف اس غرض کے لئے کوئی مذہب قبول نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ اس کے ماننے والے ہم سے کیا سلوک کرتے ہیں۔ اگر ایک سچے مذہب کے پیرو کسی وقت اپنے خدا کی تعلیم کو بھول کر ایک جماعت پر ظلم کرنے لگ جاتے ہیں۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ وہ جماعت اس سچے مذہب کو چھوڑ کر ایک جھوٹے مذہب کو اس لئے قبول کرلے۔ کہ اس میں اسے کچھ سہولتیں حاصل ہونگی۔ مذہب کسی کی جائیداد نہیں۔ اگر ایک مذہب کے پیرو اپنے مذہب کی تعلیم کے خلاف کوئی کام کرتے ہیں تو دوسروں کو چاہیئے۔ کہ ان لوگوں کی اصلاح کریں۔ نہ کہ اس مذہب کو چھوڑ کر دوسرے مذہب میں چلے جائیں۔ جس کی سچائی کو ان کا دل قبول نہیں کرتا ؛

میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ اسلام خدا تعالےٰ کا مذہب ہے۔ اور اس میں سب قوموں کی بہتری کا سامان ہے۔ لیکن میں آپ سے یہ ہرگز نہیں کہتا۔ کہ چونکہ اس میں آپ کو چند دنیوی فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔ آپ اس کو قبول کریں۔ میں ان ظلموں سے واقف ہوں۔ جو ہزاروں سال سے آپ پر ہو رہے ہیں۔ اور میں ان ظلموں میں یہ کہکر زیادتی نہیں کرنی چاہتا۔ کہ آپ بغیر تحقیق کے ایک مذہب کو جو آپ کو زیادہ دُنیوی فائدہ دیتا ہو۔ قبول کرلیں۔ بلکہ اے مظلوم قوم! میں آپ کو یہ مشورہ دیتا ہوں۔ کہ آپ مذہب کو مذہب کی خاطر قبول کریں۔ اور اپنے رب کا وصال حاصل کرنے کے لئے ایسا کریں۔ تا کہ اگر آپ کی دُنیا خراب ہوگئی ہے تو آپ کی آخرت تو خراب نہ ہو ؛

پس غور کریں۔ اور دُعا کریں۔ اور جوش اور غضب کو دل سے نکال دیں۔ اور اللہ تعالےٰ سے التجا کریں۔ کہ وہ آپ کو سچا راستہ دکھائے۔ پھر جو سچا راستہ آپ کو معلوم ہو۔ اس کو قبول کرلیں۔ خواہ اس کے موجودہ ماننے والوں کی حالت کچھ ہی ہو۔ اللہ تعالےٰ آپ لوگوں پر فضل کرے۔ اور آپ کے دُکھوں کو دُور کرے۔ اور اس کی رحمت آپ لوگوں کو اس دُنیا میں بھی ڈھانک لے۔ اور آخرت میں بھی ڈھانک لے۔ کیونکہ آپ نے بہت عرصہ تک ظلم سہے ہیں۔ اور آپ فی الواقعہ خدا کے فضل کے مستحق ہیں ؛

خاکسار:۔ مرزا محمود احمد قادیان

احرار کا اپنے بزرگ مولوی ظفر علی سے شرمناک سلوک

مولوی ظفر علی صاحب کی نظر بندی کے ایام میں احرار نے ان کے ساتھ ان کے اخبار کے ساتھ اور ان کے بیٹے مولوی اختر علی صاحب کے ساتھ جو سلوک کیا۔ وہ نہایت ہی شرمناک تھا کسی کے مبتلائے مصائب ہونے کی حالت میں اس پر حملہ کرنا یوں بھی شرافت کے خلاف ہے لیکن جب ایسا حملہ اس شخص پر کیا جائے جسے چند ہی روز قبل اپنا لیڈر اور راہ نما بتایا جائے۔ جس کی خدمات کو بے نظیر ٹھہرایا جائے اور جس کا سہارا لے کر بہت کچھ ہتیایا جائے وہ نہایت ہی کمینہ اور رذیلانہ فعل سمجھا جاتا ہے۔ مولوی ظفر علی صاحب کے متعلق احرار نے اسی کا ارتکاب کیا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ مجلس احرار کے بانی مبانی مولوی ظفر علی ہیں۔ اور اب جن لوگوں نے اس پر قبضہ جما رکھا ہے۔ ان کو آگے بڑھانے پبلک سے روشناس کرانے اور شہرت دلانے والے وہی ہیں یہ بات کئی بار اخبارات میں آچکی ہے مگر اس کا انکار کرنے کی کبھی ایک دفعہ بھی احرار کو جرأت نہیں ہوئی۔ اس لئے اس کے درست ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں کیا جا سکتا۔ اور اس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے۔ کہ احرار نے جماعت احمدیہ کے خلاف جو فتنہ و شرارت شروع کی۔ اس میں مولوی ظفر علی صاحب ان کے قائد اعظم تھے۔ اور انہی کے اخبار نے احرار کے لئے ایک نیا میدان تجویز کیا۔ احرار بھی مولوی صاحب کے پاؤں کے نیچے آنکھیں بچھاتے رہے۔ اور ان کی تعریف و توصیف میں زمین و آسمان کے قلابے ملاتے رہے ان حالات میں مولوی ظفر علی صاحب کی نظر بندی اور اخبار "زمیندار" کی اشاعت رک جانے کے زمانہ میں احرار نے ان سے آنکھیں بالکل پھیر لیں۔ ان کی تخریب میں لگ گئے اور ان کا ذکر نہایت ہتک آمیز پیرایہ میں کرنے لگے۔ آخر جب مولوی ظفر علی کو آزادی حاصل ہوئی تو احرار نے ان پر بہت بڑا کرم اور احسان یہ کیا۔ کہ:۔

"احرار کا ناچیز نمائندہ چودھری افضل حق ان کے استقبال کے لئے سٹیشن پر موجود تھا" اور سمجھ لیا۔ کہ اس طرح انہوں نے تمام دھبے دھو دیئے ہیں۔ چونکہ مولوی ظفر علی اس کرم فرمائی کا شکریہ ادا کرنے کے لئے دفتر احرار میں گئے اور یوں بھی کسی رنگ میں یہ ظاہر نہ ہونے دیا۔ کہ احرار کے ناروا سلوک کے متعلق انہیں کوئی شکوہ ہے اس لئے احرار نے سمجھا۔ کہ کل کی باتیں تو مولوی صاحب کبھول نہیں سکتیں پھر مولوی صاحب کا دب جانا ظاہر کرتا ہے۔ کہ وہ ہم سے مرعوب ہو چکے ہیں۔ اور جب صورت حالات یہ ہے تو کیوں نہ گربہ کشتن روز اول پر عمل کر کے اپنی طاقت اور قوت کا ایسا رعب جمائیں۔ جو کبھی نہ اُٹھ سکے۔ اس کے لئے انہوں نے اپنے پرانے اڈا امرتسر کو منتخب کیا۔ اور ایک جلسہ میں جب مولوی ظفر علی تقریر کر رہے تھے تو ادھر ان پر حملہ کرا دیا۔ اور ادھر لکھدیا۔ کہ مجلس احرار کی تمام شاخوں کا فرض ہونا چاہیئے۔ کہ وہ مولوی ظفر علی کو اپنا بزرگ تصور کریں۔ اور عزت و احترام کریں۔ گویا مولوی ظفر علی کی عزت کلیتہً احرار کے ہاتھ میں ہے۔ اگر وہ چاہیں۔ تو قائم رکھیں۔ ورنہ نہیں ؛

چونکہ مولوی ظفر علی نے احرار کے آگے ہتھیار ڈالنے سے انکار کر دیا۔ اس لئے وہی احرار جو ان کے پاؤں چومتے نہ تھکتے تھے۔ اور جو ان کے مقابلہ ...

... "حضرت" اپنے "مولانا" کے ساتھ کیا سلوک کر رہے ہیں۔ جو لوگ ایسے طوطا چشم بن سکتے ہیں۔ ان سے کسی اور کو بھلائی کی کیا توقع ہو سکتی ہے ؛

اچھوت بھائیوں کے نام

احمدیت کا پیغام

سیکرٹری صاحب مجلس استقبالیہ مذاہب کانفرنس لکھنؤ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے درخواست کی تھی۔ کہ آپ بھی مذاہب کانفرنس کے موقعہ پر اپنے خیالات کے اظہار کے لئے ایک نمائندہ بھیجیں۔ حضور نے اس دعوت کو قبول فرماتے ہوئے جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کو بحیثیت ناظر دعوۃ و تبلیغ ارشاد فرمایا۔ کہ اس موقعہ پر جماعت احمدیہ کے مذہبی نقطۂ نگاہ کی ترجمانی کریں۔ اس ارشاد کی تعمیل میں اچھوت بھائیوں کی خدمت میں حسب ذیل پیغام احمدیت جو حقیقی اسلام پر مشتمل ہے۔ کانفرنس مذکور کے ۲۲ رمئی کے اجلاس میں جس میں پانچ ہزار افراد شریک تھے۔ سُنایا گیا۔ سامعین نے اسے نہایت دلچسپی سے سُنا

قابلِ حل سوال

آج کل اچھوت اقوام کے سامنے قابل حل سوال یہ ہے۔ کہ وہ کونسا مذہب اختیار کریں جس کے وسیلہ سے ایسی جماعت یا سماج یا قوم میں داخل ہو کر اس سماج یا قوم کے باقی افراد کے برابر انہیں انسانی حقوق حاصل ہو جائیں۔ پیشتر اس کے کہ میں ان کے اس سوال کا حل جماعت احمدیہ کی طرف سے پیش کروں۔ اس سوال میں ایک دو باتیں بڑھانا چاہتا ہوں۔ تاکہ ان کی منزل مقصود خود ان کے سامنے بھی واضح ہو جائے اور پھر اس تک پہونچنے کے لئے انہیں سیدھا راستہ ڈھونڈنے میں کوئی مشکل باقی نہ رہے اور وہ ایک دو باتوں کی زیادتی یہ ہے۔ کہ کون مذہب اختیار کیا جائے۔ جس سے اس مذہب کے ماننے والوں کے برابر اچھوت جاتی کو بھی حقوق حاصل ہو جائیں۔ اس سوال کے ساتھ اس قدر زیادہ کرنا بھی نہایت ضروری ہے۔ کہ کونسا مذہب اختیار کیا جائے۔ کہ جو سچائی کی تعلیم بھی دیتا ہو۔ اور اپنے ماننے والوں کو اس تعلیم کے ساتھ برابری کے حقوق بھی عملاً بخشتا ہو۔ کیونکہ بالکل ممکن ہے۔ کہ کہنے سننے میں کچھ اور کہا اور سُنایا جائے۔ مگر دیکھنے میں کچھ اور ہی نظر آئے

پس اے برادران! جنہیں اچھوت کہہ کر انسانی برادری سے باہر نکال دیا گیا آپ نے آج اپنے دل و دماغ کے ساتھ ایک تو یہ فیصلہ کرنا ہے۔ کہ کونسا مذہب سچائی کی تعلیم دیتا ہے۔ اور پھر اپنی آنکھوں سے یہ بھی دیکھنا ہے۔ کہ کونسا مذہب سچائی کی تعلیم دیتے ہوئے تمام انسانوں کو برابری کے حقوق بخشتا ہے۔ زبان سے کہنا یا کان سے سُننا کوئی بڑی بات نہیں۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ جو کہا جائے انسانی عقل اور فطرت اسے تسلیم بھی کرے۔ اور جو کانوں پڑی بات سُنائی دیتی ہو۔ اپنی اور دوسروں کی آنکھیں اسے دیکھتی بھی ہوں۔ پس اگر مذہب کے اختیار کرنے میں اس بات کو نظر انداز کر دیا گیا۔ اور زبانی باتوں کا ہی اعتبار کیا گیا۔ تو نہ صرف یہ کہ آپ خود اصل مقصد سے دُور رہیں گے۔ بلکہ اپنے ساتھ اپنی آئندہ آنے والی نسلوں کو بھی اس سے دور رکھیں گے۔ اور نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ آپ سب کے سب چکر کھا کر پھر وہیں آجائیں گے جہاں آپ اب ہیں۔

دیکھو اور غور کرو

اے بھائیو! آپ ایک بیج کی طرح ہیں۔ اور آپ کے لیڈروں کی مثال اس کسان کی سی ہے۔ جو ان بیجوں کو کسی نہ کسی زمین میں بونا چاہتا ہے۔ پس کسان کا پہلا فرض یہ ہے۔ کہ جس زمین میں یہ بیج بوئے جانے والے ہیں۔ اس کے متعلق اچھی طرح دیکھ لیا جائے۔ کہ آیا وہ زمین اُسے اگانے کی طاقتیں بھی رکھتی ہے۔ یا نہیں۔ یا یہ کہ وہ ایک بنجر یا کلر (شور) زمین ہے۔ جس میں بیج کو تباہ کرنے والے نمک بکثرت ہیں بلکہ جا بجا اس زمین پر کانٹے بھی بچھے ہوتے ہیں۔ اور اس لئے نہ وہ زمین ان اچھوت بیجوں کو اپناتی ہے۔ اور نہ اُگنے پر انہیں بڑھنے اور پھولنے دیتی ہے۔ اسی لئے میں احمدیت کا پیغام پہونچانے سے پہلے اپنے اچھوت بھائیوں سے یہ کہوں گا۔ کہ وہ اچھی یا بُری زمین کی دیکھ بھال میں جہاں اپنے کانوں سے کام لیتے ہیں۔ وہاں اپنی عقلوں اور اپنی آنکھوں سے بھی کام لیں۔

میں انہیں کتنا ہی کیوں نہ کہوں۔ کہ میرا مذہب انہیں یہ کچھ دیگا۔ وہ محض میرے کہنے کا ہرگز اعتبار نہ کریں۔ بلکہ اس کے متعلق اپنی عقلوں سے پوچھیں۔ اور اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ کہ وہ میری باتوں کے متعلق کیا کچھ دکھلاتی ہیں۔ کانوں سنی باتوں کی تصدیق اگر آنکھیں بھی کرتی ہوں۔ تو پھر وہ باتیں بھی سچی اور قابل قبول اور اگر آنکھیں ان کے خلاف دیکھتی ہوں اور پہلی اور پچھلی تاریخیں اور پستکیں یہ بتلاتی ہوں۔ کہ یہ صرف منہ کی باتیں ہی ہیں۔ جو واقعات سے ایسی دور ہیں جیسے جھوٹ سچ سے دور ہوتا ہے۔ تو پھر ہمارے کہنے کا آپ ہرگز اعتبار نہ کریں۔ بلکہ امر واقعہ کا اعتبار کریں۔ مثلاً اگر میں آپ سے یہ کہوں۔ کہ میرے اس گلاس میں ایسا پانی ہے۔ جس میں اگر لوہے کا ٹکڑا ڈالیں تو وہ بھی بعینہٖ پانی بن جاتا ہے۔ پھر اگر لوہے کے ٹکڑے کو پانی میں ڈالوں۔ اور وہ اس میں لوہے کا لوہا ہی رہے۔ اور بیسیوں سال گذرنے پر بھی اس میں کوئی فرق نہ آئے۔ تو آپ اپنی آنکھوں کا اعتبار کریں۔ کہ یہ جل ایسا نہیں ہے۔ جو لوہے کو جل بنا سکے۔ اور میری بات نہ مانیں خواہ میں ہزار دلیلیں اور ہزار وعدے دوں۔ سب کہتے ہیں "آنکھیں بڑی نعمت ہیں"۔ پس آپ اپنے فیصلہ میں کانوں پڑی باتوں کا اعتبار آنکھوں کی مدد سے کرنا۔ اور پیچھے اور آگے اور دائیں اور بائیں اچھی طرح سے دیکھ لینا۔ کہ کونسی پرتھوی (زمین) بیجوں کو اپنے اندر سمیٹ کر اسے اپنی طاقتیں دیتی اور اپنی دوسری پیداوار کی طرح انہیں اگاتی اور بڑھاتی ہے۔ اور کونسی پرتھوی بیجوں کو اگلتی اور ناکارہ بنا کر اپنے دامن پرورش سے باہر پھینکتی جاتی ہے۔

اے آدم کے سات کروڑ بیٹو! اور بیٹیو! جنہیں اچھوت اور چنڈال کہا جاتا ہے۔ جنہیں سوسائٹی یعنی انسانی سماج کے حقوق سے محروم ٹھیرایا گیا ہے۔ اور وہ جن کے ساتھ حیوانوں سے بھی بدتر سلوک کیا جاتا رہا ہے۔ اے وہ جن کی مصیبت کی داستانیں اپنوں اور غیروں کی آنکھوں میں آنسو بھر لاتی ہیں۔ آج تم پر وجہ اس کے کہ تمہارے اندر اپنے دکھ درد کا احساس پیدا ہو رہا ہے۔ اور اپنی نجات کے لئے در بدر ٹھوکریں کھا رہے ہو۔ کبھی اس دروازہ کو کھٹکھٹاتے ہو۔ اور کبھی اس دروازے کو۔ اور تمہیں مختلف دروازوں پر سے یہ آواز سُنائی دیتی ہے۔ "اندر آجاؤ۔ تم ہم جیسے ہو جاؤ گے"۔ داخل ہونے سے پہلے ذرا جھانک کر بھی دیکھو۔ کہ اندر کی ہوا اور فضا بھی ایسی ہے۔ جو تمہیں آزادی کا سانس لینے اور جینے دیگی یا کہ اندرونی فضا میں ایسی زہریں بھری ہوئی ہیں جو مار ڈالینگی۔ اور انسانی ہڈیوں اور انکی راکھ سے غیروں کے کھیتوں کو سرسبز کیا جائے گا۔

اگر فی الواقعہ اندر کی فضا زہر آلود ہے۔ تو پھر دروازہ پر سے بُلانیوالی آواز سے کہدو۔ جاؤ پہلے اندر کی فضا کو زہروں سے پاک صاف کرو۔ ان زہروں کے ہوتے ہوئے ہمارے لئے اندر زندہ رہنے کے امکانات نہیں۔

قوم کے اندر کی زہریں

میرے اچھوت بھائیو! کان کھولکر سُنو! کسی قوم کے اندر کی زہریں کیا ہیں؟ یہ زہریں ان کے وُہ عقیدے ہیں جو انسان اور انسان میں فرق کرتے۔ اور اس کے رب سے اسے دُور رکھتے ہیں۔ اور اُس کے جسم کو بھی تباہ کرتے ہیں۔ اور اس کی رُوح کو بھی۔ جسم کو تباہ اس طرح کرتے ہیں۔ کہ اسے اچھوت قرار دے کر ایک طرف اسے سوسائٹی کے حقوق سے محروم کرتے۔ اور دوسری طرف اسے غلامی کی زنجیروں میں جکڑے رکھتے ہیں۔ اور اس کی روح کو اس طرح تباہ کرتے ہیں۔ کہ وُہ ادنٰے ترین غلامی کے بندھنوں میں مقیّد ہوکر اس گیان و پریم سے محروم ہوجاتے ہیں جو انسانی رُوح کی غذا۔ اور صرف پرمیشور کے لئے مخصُوص ہے :۔

مذہب کا خُلاصہ

اس وقت جبکہ اچھوت بھائیوں کو سچے مذہب کی تلاش ہے۔ اور وُہ اس غرض کے لئے دُور دراز جگہوں سے یہاں ہماری باتوں کو سُننے اور فیصلہ کرنے کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں۔ ہم جو مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ اور دراندوں کی بھلائی کا دعوٰے کرتے ہیں۔ کیوں نہیں انہیں صاف صاف الفاظ میں یک زبان ہوکر یہ کہدیتے۔ کہ مذہب کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک خدائے قدوس کو مانو۔ اُسی کے سامنے اپنا سیس نواو۔ نہ کسی اور کے سامنے خواہ مخواہ منطق۔ اور فلسفہ کی الجھنوں میں انہیں پھنسا کر اپنی خودغرضیوں کا شکار بنانے میں کیا حاصل؟ اس سے بڑھ کر ظلم اور کیا ہوگا۔ کہ ان بے بس قابل رحم اچھوت جاتیوں کو مذہب کے اس خلاصہ سے ہم عمداً غافل رکھیں۔ جس پر ہر مذہب کا اتفاق ہے۔ اور وُہ یہ کہ خدائے قدوس کے سوا اور کوئی پرستش کے لائق نہیں یہ وُہ صداقت ہے۔ جو ازلی اور ابدی ہے اور جسے فطرتِ انسانی آسانی سے قبول کرلیتی ہے۔ اور اس صداقت میں کوئی فرق نہیں آتا۔ خواہ اس کو سنسکرت میں یوں ادا کیا جائے۔ اکو برہم دوتیو ناستی۔ کہ ایک خدا ہے اس کے سوا کوئی اور معبُود نہیں۔ یا گورمکھی میں یوں کہا جائے۔ ایک اونکار ست نام کرتا پُرکھ نربھو نرویر۔ کہ خدا ایک ہے جس کا نام سچا ہے۔ اور وُہ عمدہ صفات کا مالک ہے یا عربی میں اس طرح کہا جائے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ واللّٰہ اکبر۔ بات ایک ہی ہے۔ اور وُہ یہ کہ خدائے قدوس کے سوا اور کوئی معبُود نہیں یہ پانچ بار اونچی بولتی ہوئی آوازیں مسجد کے میناروں سے سینکڑوں سال سے جو سُنتے چلے آرہے ہو۔ آخر کیا ہیں۔ وُہ مذہب کا یہی خلاصہ ہے۔ جس کا اقرار ہر فطرت بشری کو ہے۔ وُہ کوئی انوکھی آواز نہیں جس سے ڈرا جائے۔ عربی میں نہ کہو۔ بھاشا میں کہہ لو اس کی ماہیت و حقیقت میں کوئی فرق نہیں اس کی صداقت ایسی اٹل ہے۔ کہ تمام مذاہب کا قبلہ رُخ اسی طرف ہے۔ اور تمام فطرتیں اس کو قبول کرتی ہیں۔ دیکھو اچھے باپ کا فرزند کون ہے؟ وُہی جو اپنا ایک باپ بتاتا ہے۔ اور دو باپوں کا فرزند کہلانے سے عار کھاتا ہے۔ مَیں نے ابھی کہا تھا۔ جو کانوں سے سُنو۔ وُہ آنکھوں سے بھی دیکھو اے اچھوت بھائیو! بہت سے تم میں سے ایسے ہیں۔ جو پُستک پوتھیاں پڑھنا نہیں جانتے۔ اور نہ انہیں اپنے اس مرحلہ میں بہت کچھ پڑھنے کی ضرورت ہے۔ ضرورت جس بات کی آپ کو ہے۔ وُہ یہ ہے کہ دیکھا جائے۔ کہ مذاہب جس بات پر متفق ہیں وُہ کیا بات ہے۔ اور کس گوشہ سے اس بات کا رات دن پرچار ہو رہا ہے۔ پس اگر آپ لوگوں کو سچائی کی پیاس ہے۔ تو اس گوشہ کی طرف منہ کرو۔ جس گوشہ سے خدائے قدوس کی میٹھی آوازیں آرہی ہیں۔ اور اگر آپ نے صدقدل سے اس آواز پر کان دھرا۔ تو وُہ خدائے قدوس جس کی خاطر تم دُنیا کے لالچوں لابھوں سے منہ موڑ کر اس کی طرف پھروگے۔ ضرور ہے۔ کہ تمہیں سنبھالے اور ضائع ہونے سے بچائے۔ خدائے قدوس کی خاطر اخلاص دکھیں پہلے کسی نے ضائع ہوتے دکھیا۔ اور نہ کبھی آئندہ ضائع ہوگا۔ فریب اور دھوکا نہ دُنیا کے کاروبار میں کچھ کام آتا ہے۔ اور نہ خدائے قدوس کی تلاش میں وُہ کسی کے کام آسکتا ہے یہ ایک لعنت ہے۔ جس سے ہر مذہب ڈراتا ہے اور انسان کی پاک فطرت بھی اس سے نفرت کرتی ہے :۔

حقیقی مساوات کہاں پائی جاتی ہے

دُنیا میں یہ اچھوت پن کیوں پیدا ہُوا۔ اس دوئی کی وجہ سے جو انسان اپنے بھائی انسان کے درمیان پیدا کررکھی ہے۔ اور یہ دوئی کبھی کسی شکل میں ظاہر ہوتی ہے اور کبھی کسی شکل میں۔ کبھی یہ رنگت کا بہانہ بنا کر سیاہ و سفید کا جھگڑا اٹھاتی۔ اور کبھی یہ دیس بھارت کا جھگڑا اٹھاتی اور کہتی ہے۔ یہ انڈین ہے۔ اور یہ یورپین اور کبھی یہ ذات پات کا سوال اٹھاتی اور کہتی ہے۔ یہ اونچ جاتی ہے۔ اور یہ نیچ جاتی لیکن خدائے قدوس جو زمین و آسمان میں ہمارا ایک ہی خدا ہے۔ اس کی بادشاہت میں اس دوئی کا نام و نشان نہیں۔ میں نے کہا تھا۔ کہ جو کانوں سے سنو۔ وُہ آنکھوں سے بھی دیکھو۔ اور دیکھو۔ خدائے قدوس کے کس تیرتھ میں بادشاہ اور غلام۔ آقا اور نوکر۔ امیر اور فقیر۔ حاکم اور محکوم۔ کالے اور گورے سب کے سب بلا تمیز و ادنےٰ فرق کے کندھے سے کندھا ملائے ہاتھ باندھے صفِ وحدت میں کھڑے یہ عجیب دلکش نظارہ دکھارہے ہیں۔ کہ خدا کی بادشاہت میں سب برابر ہیں۔ پس جہاں تمہیں یہ نظارہ نظر آئے۔ وہیں تمہارا مطلوب ہے۔ اور اسی سماج میں تمہیں برابری کے حقوق بھی حاصل ہوسکتے ہیں۔ اور یقیناً اسی ایک دھرتی میں تمہارے بڑھنے اور پھُوٹنے کی قابلیتیں موجود ہیں۔ اس بات کے یقین دلانے کے لئے کہ تمہارا گوہر مقصُود محمد رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی قائم کردہ بادشاہت میں ہے۔ تمہیں کوئی لمبی چوڑی دلیلیں نہیں دُونگا صرف ایک بات کہتا ہوں۔ اور وُہ یہ کہ تم خود دیکھتے ہو۔ کہ تم دوسروں کی طرح ہی انسان ہو۔ جو ماں باپ کے پیٹ سے اسی طرح پیدا ہُوئے جس طرح دوسرے انسان اور تمہارے پیدا کرنے والے نے وُہی طاقتیں اور قوتیں دے کر تمہیں دُنیا میں بھیجا ہے۔ جو اُس نے دوسروں کو دی ہیں جیسے ہوا۔ پانی۔ روشنی اور آگ اور کھانے پینے پہننے کے سامانوں کے دُوسرے محتاج ہیں۔ ایسے ہی تم بھی ان چیزوں کے محتاج ہو جیسے یہ۔ سُورج اور چاند اور بادل اور زمین دوسروں کی ضرورتیں پوری کرتے ہیں۔ ایسے ہی تمہاری بھی۔ تم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہو۔ خدائے قدوس نے تمہارے ساتھ ان تمام چیزوں میں کوئی فرق نہیں کیا تم بھی یہی کہتے ہو۔ کہ بحیثیت انسان کے تمہارے ساتھ برابری کا سلوک ہونا چاہیئے۔ اور آج تمام دوسری قومیں بھی تمہارے اس مطالبہ کو درست اور صحیح مانتی اور تم سے کہتی ہیں۔ کہ سچا مذہب جو فطرت کے مطابق ہے یہی ہے کہ انسان انسان میں فرق نہ کیا جائے۔ جب یہ بات سب کی مانی پرمانی ہے۔ تو پھر آپ نے دیکھنا یہ ہے۔ کہ مذہب کے کس گھر میں یہ سچائی اپنے آپ کو عملی صورت و شکل میں ظاہر کرتے ہُوئے نظر آتی ہے :۔

پیارے بھائیو۔ میں ہی نہیں کہتا۔ بلکہ تمہاری آنکھیں بھی روز تمہیں دکھاتی ہیں۔ اور کہتی ہیں۔ کہ خدائے قدوس کا وُہ گھر جس کے میناروں سے کلمہ توحید کی آواز پانچ بار روزانہ صبح و شام بلند ہوتی ہے۔ اسی گھر کی چھت کے نیچے ذات پات اور چھوت چھات اور بڑے اور چھوٹے کا فرق سب ایک صفِ وحدت میں غائب ہوجاتا ہے اور اس میں داخل ہونے والے انسانوں کے درمیان سے دُوئی کا خیال از خود مٹ جاتا ہے :۔

سوچنے اور قیاس کرنے کی بات ہے۔ کہ روزانہ پانچ بار کی مشق۔ اور درسِ وحدت کے باربار دُہرانے سے مسجد میں آنے جانے والوں کے دل و دماغ کی زمین ہر قسم کے امتیازوں سے پاک صاف ہوکر اپنے اندر یہ قابلیت رکھتی ہے۔ کہ ہر باہر سے آنے والے انسان کو اپنے اندر ایک جتیا سمیٹ لے۔ اور اپنوں ہی کی طرح اسے بڑھنے اور پھولنے کا موقعہ اسی طرح دے۔ جس طرح کہ ایک قابل زمین بلا کسی قسم کے فرق کے بیجوں کو اُگنے۔ اور پھیلنے۔ پھُولنے کا موقعہ دیتی ہے :۔

اسلام کے دو مبارک اصول

توحید کے یہ دو اصول (یعنی ایک خدائے قدوس کی پرستش اور بنی نوع انسان کی ایک برادری) اسلام کے وہ مبارک اصول ہیں۔ جو اپنے اندر انسانی سوسائٹی کی سلامتی کے لئے پوری پوری ضمانت رکھتے ہیں۔ اسلام سلامتی کا وہ آخری اور مکمل پیغام ہے جو تمام سابقہ انبیاء اور خدا کے اوتاروں کی پیشگوئیوں کے عین مطابق محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے مبارک منہ سے بنی نوع انسان کے اچھوت پن کو دور کرنے کے لئے دُنیا کو پہنچایا گیا ہے اور یہ پیغام روزانہ غیر مبہم الفاظ میں پہونچایا جا رہا ہے۔ اس سلامتی کے پیغام میں تُو اور مَیں کے فرق کو بالکل نظر انداز کیا گیا ہے۔ یاد رکھو۔ ہر قسم کا جھگڑا اور فساد دوئی اور غیریت تُو تُو اور مَیں مَیں سے پیدا ہوتا ہے۔ ایک کہتا ہے۔ میرے پیغمبر کو مانو۔ دوسرا کہتا ہے۔ میں تیرے پیغمبر کو کیوں مانوں؟ مگر اسلام کہتا ہے۔ خدائے قدوس کے سب نبیوں اور اوتاروں اور رشیوں کو مانو خواہ وہ ہند میں پیدا ہوئے ہوں یا چین میں۔ خواہ جاپان میں ہوئے ہوں۔ یا عرب میں۔ مشرق میں ہوں۔ یا مغرب میں۔ سبھی کو مانو۔ کیونکہ وہ ایک خدائے قدوس کے پیغامبر تھے۔ اور ان سب کا پیغام ایک ہی تھا۔ ان میں کوئی فرق نہ کرو۔ اگر کروگے۔ تو دُنیا میں بغاوت اور فساد اور جھگڑے کی بنیادیں کھڑا کروگے انسان سے انسان کو قوم سے قوم کو جدا کروگے۔ اور اس دوئی سے اپنے اچھوت پن کی مصیبتوں کو بڑھاؤگے۔

پیارے بھائیو! اگر آج اس سیدھی سادھی عقل کی بات کو مان لیا جائے۔ تو عیسائی موسائی۔ زرتشتی۔ برھمن کا جھگڑا سب سے اُٹھ جاتا ہے۔ پس اسے دے جو قومی یا ملکی یا مذہبی یا جنسی یا ذات پات اور اونچ نیچ اور رنگ دروپ کی دُوئی کی لعنت کی وجہ سے غلطاً اچھوت قرار دیئے گئے ہو۔ مذہب کے اختیار کرنے میں سوچ بچار سے قدم اٹھانا کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ ان دُوئیوں کے پھندوں سے نکلتے نکلتے پھر انہیں پھندوں میں دوبارہ جا پھنسو۔ جب تم اس دوئی اور اچھوت کے ناش کرنے کے لئے اٹھے ہو۔ تو پھر تمہیں کیا ہے۔ کہ خواہ مخواہ اپنے آپ کو کسی ایک انسان کی طرف منسوب کر کے اس دُوئی کے جھگڑے کو بجائے مٹانے کے پھر دنیا میں قائم رکھو۔ کیوں نہیں یہ اعلان کر دیتے۔ کہ خدائے قدوس کے پیدا کردہ ایک جیسے ہم بندے ہیں۔ اس کے سوا ہمارا کوئی خدا نہیں۔ نہ آسمان میں اور نہ زمین میں۔ جتنے خدا تعالٰے کی طرف سے اس کے مقدس اور پاک بندے پیغام حق للئے۔ یا آئندہ لائیں گے۔ ان سب کو ہم مانتے ہیں۔ ان کے درمیان ہم کوئی فرق نہیں کرتے۔ خواہ موسیٰؑ ہوں یا عیسٰےؑ یا کوئی اور۔ ہمارے خدائے قدوس کے گھر میں اور ہماری برادری میں کوئی دوئی کی بات نہیں۔ اور نہ کوئی چھوت چھات۔

اسلام کے متعلق غیروں کی شہادتیں

توحید حق کے اس آخری پیغام کا نام اسلام ہے۔ اور اس نام کے معنی سلامتی کے ہیں۔ اور اس کے یہ صاف اور سیدھے اصول وہ ہیں۔ جن کو عقل انسانی بھی تسلیم کرتی ہے۔ پھر کا ہیکو عقلمند انسان غیر معقول باتوں کی متعلق انجمنوں میں اپنے آپ کو حیران و پریشان کرتا پھرے؟ میں نے آپ سے شروع میں کہا تھا۔ کہ کانوں سے جو بات سنو۔ آنکھوں سے اس بات کو دیکھنے کی کوشش کرو۔ اور اب پھر میں اس بات کو دہراتا اور کہتا ہوں۔ اگر کسی کو اپنی آنکھوں سے نظر نہ آتا ہو۔ تو پھر وہ دوسروں سے سُنے۔ جن کی آنکھیں دیکھتی بھالتی ہیں۔ میرا اعتبار نہ کرو۔ کیونکہ بالکل ممکن ہے کہ میں اپنے مطلب کی خاطر بات بنا سنوار کے پیش کر دوں۔ اور اس طرح تمہیں دھوکہ دے دُوں۔ لیکن اگر آپ کے کان ایک ایسی بات سُنتے ہوں جسے عقل بھی تسلیم کرتی ہے۔ اور آنکھ بھی اس کے مطابق دیکھتی ہے۔ اور پھر دوسروں کی آنکھیں بھی وہی بات دیکھتی ہیں۔ اور ان کی عقلیں اسے تسلیم کرتی ہیں۔ اور ان کی زبانیں اس کی سچائی کی شہادت دیتی ہیں۔ تو پھر تمہیں اسے پیارے بھائیو! اپنی کانوں سُنی۔ آنکھوں دیکھی بات کے متعلق کوئی شک و شبہ نہیں رہنا چاہئے۔ اور اس کے اختیار کرنے میں اپنی یا غیروں کی خودغرضیاں روک نہیں بنی چاہئیں۔ اسلام کے متعلق سمجھدار عیسائی۔ سمجھدار ہندو۔ اور سمجھدار اچھوت لیڈر بھی آپ کو وہی بات سُناتے ہیں۔ جو میں سُناتا ہوں۔ اور یہ سمجھدار لوگ ایک نہیں دو نہیں۔ بلکہ بیسیوں ہیں۔ ہندوستان میں بھی ہیں۔ یورپ میں بھی ہیں۔ امریکہ میں بھی اور افریقہ میں بھی ہیں۔ ہر مذہب و ملت سے تعلق رکھنے والے سمجھدار اس سچائی کی شہادت دیتے ہیں۔ کہ بنی نوع انسان کی نجات اسلام کے مقدس پیغام کے ماننے میں ہے۔ میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا۔ ہر قوم کے صرف چند ایک لیڈروں کی شہادت پیش کروں گا۔ پنڈت جناردھن بٹ ایم۔ اے۔ اور رائے بہادر چودھری چھوٹو رام دونوں الگ الگ اپنا بیان شائع کرتے ہیں۔ جس کا خلاصہ چوہدری صاحب کے الفاظ میں یہ ہے:۔

"دُنیا بھر کے مذاہب میں اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جو تمام انسانوں کو مساوات کا درجہ دیتا ہے۔ اور مذہبی میدان میں کسی کو چھوٹا یا بڑا نہیں سمجھتا۔ اور اسلام نے ہی اچھوتوں کے سوال پر بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر اپنا اثر کیا ہے۔" (تقریر کونسل ۱۹۳۲ء)

اسی کی تائید میں شری راج وید پنڈت گدادھر جی شرما بھی فرماتے ہیں:۔

"اچھوت پن کی لعنت کو دور کرنے کی طاقت اسلام اور صرف اسلام میں ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی مذہب اس لعنت کو دور کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔"

اور پھر فرماتے ہیں:۔

"اگر کسی مذہب کو اخوت باہمی اخلاق و تہذیب اور اتحاد کی دولت فراوانی اور کثرت کے ساتھ عطا کی گئی ہے۔ تو وہ مذاہب کا سردار اسلام ہے۔ اسلام کی فیاضی اور کشادہ دلی اس کا امتیازی نشان ہے۔ وہ بالحاظ اس بات کے کہ کوئی امیر ہے یا غریب۔ سب کو اپنی آغوش میں پناہ دیتا ہے۔ اس کے دروازے سب کے لئے کھلے ہیں۔" (اخبار مسلم راجپوت جون ۱۹۳۲ء)

سر پی۔ سی رائے نائٹ ڈی۔ ایس۔ سی۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔ ایل ایل۔ ڈی کلکتہ فرماتے ہیں:۔ "سب مذاہب سے زیادہ اسلام میں مساوات کا اصول پایا جاتا ہے۔ یہ مکمل طور پر سب انسانوں کو برابر بناتا ہے۔ اسلام کو قبول کرتے ہی تم میں اور کسی دوسرے مسلمان میں فرق نہیں رہ جاتا۔ مسجد میں بادشاہ۔ امیر۔ فقیر بہشتی اور ادنے سے ادنے قُلی سب ایک ساتھ عبادت کرتے ہیں۔ اسلام میں رنگ کا کوئی امتیاز نہیں ہے۔" (رسالہ کرانتی لاہور)

پادری طامس صاحب ایم۔ اے فرماتے ہیں "اگر انسانی عقل نے انتہائی ترقی کر کے اپنے لئے انہیں مناسب اور باعث فلاح خیال کیا۔ تو کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی۔ کہ ہم مذہب اسلام کی تعلیم سے کیوں چشم پوشی کر لیں۔ جس میں سراسر اخوت اور مساوات ہی کی تعلیم دیگئی ہے اسلام میں غریب و امیر اونچ اور نیچ یا گورے اور کالے کا فرق کوئی معنی نہیں رکھتا۔ اور اگر صحیح اسلامی معاشرت اختیار کر لی جائے تو میرا خیال ہے۔ کہ دُنیا کو کمیونزم اور سوشلزم کی کوئی ضرورت باقی نہ رہے گی۔" (ریلا دہلی جولائی ۱۹۳۲ء) اچھوت قوم کے مشہور لیڈر مسٹر کے سنگا مارش بی۔ اے فرماتے ہیں:۔ "میرے خیال میں دُنیا میں مذہب اسلام ہی ایسا ہے۔ جو ہم کو نجات دے سکتا ہے اور اسی کی آغوش میں ہم سیاسی۔ معاشرتی و مذہبی رفعت حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ تسلیم شدہ امر ہے۔ کہ دُنیا میں کوئی مذہب ایسا نہیں ہے۔ جس میں اخوت و مساوات اور عملی ہمدردی اس قدر بلند درجہ پر پہنچ گئی ہو جیسی کہ اسلام میں ہے۔" (الامان دہلی ۲۳ نومبر ۱۹۳۱ء)

ایک غلامی سے نکل کر دوسری غلامی میں نہ پڑنا

پس وہ سچائی جس کے متعلق اپنی عقل اور اپنی آنکھیں بھی شہادت دیں اور غیر بھی شہادت دیں اسکے قبول کرنے میں کیا تردد باقی رہ جاتا ہے سوائے اس کے کوئی ایسا عملی پروگرام دیکھنے کی خواہش ہو۔ جو بہت سے وعدوں پر مبنی ہو۔ یا ہاتھ پر سرسوں اگتے دیکھنے کا سوال ہو۔ سو ہمیں اسلام یہ ہدایت دیتا ہے۔ کہ مذہب کے بارے میں جیسا جبر و اکراہ ناپسندیدہ ہے۔ ایسا ہی کسی قسم کا لوبھ لالچ دینا دلانا بھی معیوب ہے۔ مذہب اختیار کرنا یا نہ کرنا محض خدائے قدوس کی خاطر ہونا چاہیئے۔ اور اس کے لئے لالچ کا دینا ایک بڑا پاپ ہے۔ کیونکہ لالچ کے ساتھ مذہب کی روح باقی نہیں رہتی۔ ہاں میں اتنا کہہ دیتا ہوں۔ کہ سوشل ریفارم یعنی ساج ادھار کے لئے اسلام نے ایک صیغہ زکواۃ قائم کیا ہوا ہے۔ جو شریعت کی رو سے اتنا ہی ضروری ہے۔ جتنا کہ نماز پڑھنا۔ زکواۃ کے معنی ہیں۔ Reformation یعنی اصلاح یا پاکیزگی اور اس زکواۃ کا پہلا تعلق قوم کی مالی حالت کے سنوارنے اور درست کرنے کے ساتھ ہے۔ اور اس کے لئے سمندروں پار امریکہ اور یورپ سے روپیہ لانے یا کسی غیر سے بھیک مانگنے کی ضرورت نہیں پڑتی بلکہ اس زکواۃ کا سرمایہ دراصل اپنی ذاتی قربانیوں میں سے حاصل کیا جاتا ہے۔ جو قوم اپنے پاؤں پر خود کھڑا ہونا نہیں سیکھتی۔ اور اپنے آپ کو دوسری قوموں کا دست نگر بناتی ہے۔ وہ اپنی زندگی کے نہیں۔ بلکہ اپنی موت کے سامان جمع کر رہی ہوتی ہے۔ جو سرمایہ دار قومیں آپ سے یہ کہتی ہیں کہ ہم آپ کے لئے یہ کریں گی اور وہ کریں گی۔ وہ یقیناً اپنے سرمایہ کی بڑھوتی کے لئے بطور کھاد کے آپکو استعمال کریں گی۔ اور تم یقیناً ایک غلامی سے نکل کر ایک دوسری غلامی میں جا پھنسو گے۔ اس لئے اسلام کے پیغام پر کان دھرو۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اپنی نجات اپنی ہی قربانیوں کے ذریعہ ڈھونڈو نہ غیر کی قربانی سے۔ جو غیروں کی کھائے گا وہ غیروں کے لئے جئے گا۔ دیہاتوں میں اور نیز سرمایہ دار قوموں کے درمیان خواہ وہ متمدن ہوں۔ یا غیر متمدن دیہاتی ہوں یا شہری۔ زمیندار ہوں۔ یا ساہوکار اچھوت کی کیا حالت ہے۔ وہ حیوانوں سے بھی بدتر ہیں۔ والدین کی آنکھوں کے سامنے لڑکیوں کا۔ شوہر کی آنکھوں کے سامنے بیویوں کا۔ اور بھائیوں کے سامنے بہنوں کا۔ روز روشن میں پردۂ عصمت چاک کیا جاتا ہے۔ اور ان میں اتنی سکت بھی نہیں ہوتی۔ کہ ان کے خلاف آواز اٹھا سکیں۔ وہ بیٹے بیٹیاں پیدا کرتے ہیں۔ اپنے لئے نہیں بلکہ غیروں کے لئے۔ وہ گھر بناتے ہیں اپنے لئے نہیں بلکہ غیروں کے لئے۔ وہ صبح و شام کھیتوں میں کام کرتے ہیں۔ مگر ان کی محنتوں کا پھل غیر لے جاتے ہیں۔ زمین ان کے لئے کرخت اور آسمان ان کے لئے تانبے کا ہے۔ وہ لوگوں کے پیٹ بھرنے کے لئے نہ رات آرام کرتے ہیں نہ دن۔ مگر اپنے پیٹ خالی ہیں۔ وہ دوسروں کے ننگ ڈھانپنے کے لئے کھڈیوں میں محنت کرتے مگر ان کے تن بدن کپڑے کی زیبائش سے خالی ہیں۔ ان کی زندگی بے ٹھکانہ ہے۔ اور وہ اپنی عمر کی گھڑیاں ڈر ڈر کر گذارتے ہیں۔ انہیں اپنے پرائے کسی پر بھروسہ نہیں۔ دن کو اٹھتے ہیں اور کہتے ہیں اے کاش رات ہو۔ اور رات گذارتے ہیں۔ اور کہتے ہیں اے کاش دن ہو۔

اے ظلم وستم کے تختۂ مشق اچھوت بھائیو! ان تلخ تجربوں کو بار بار دہرانے کا کیا فائدہ؟ سرمایہ داری اور بے کاری اور بدحالی یہ سب آج کے تمدن کی لعنتیں جگہ بجگہ جمع ہو کر ایک بھیانک منظر پیش کر رہی ہیں۔ اور ابھی اس سے بڑھ کر بھیانک منظر پیش کرنے والی ہیں۔

پس ان شدید امتحان اور ابتلا کے دنوں میں اپنی نجات دوسروں کے آسرے سے ڈھونڈھنا عقلمندی نہیں ہے۔ آپ تلخ تجربوں کے بعد اٹھے ہیں۔ کہ اپنی نجات ڈھونڈھیں۔ سو اس نجات کے ڈھونڈھنے کی یہ راہ نہیں۔ کہ غیروں کی دست نگری اور غلامی کے ذریعہ سے نجات حاصل کی جائے۔ بلکہ اس کا صحیح طریق یہ ہے کہ اپنی نجات اور اپنی اصلاح کا سامان خود اپنے اندر سے اور اپنی ہی زکواتوں کے ذریعہ سے پیدا کرو۔ اور اس کے لئے ایسی برادری میں داخل ہو جاؤ جس میں داخل ہونے والے ہر انسان پر شریعت کی رو سے یہ فرض ہو جاتا ہے۔ کہ وہ اپنے ہی سرمایہ سے اپنی زکواۃ یعنی ساجی سدھار حاصل کرے۔

معاشرتی اصلاح کا انتظام

وہ برادری کونسی ہے؟ جس کے افراد پر ان کے مذہب اور ان کی شریعت کی رو سے یہ ضروری ہو جاتا ہے۔ کہ وہ اپنے کمزور بھائیوں کی بہبود اور اصلاح کی خاطر اپنے مالوں میں سے ایک معین رقم ہر سال الگ کرتے چلے جائیں۔ وہ اسلام کی ہی برادری ہے۔ اور اگر اچھوت بھائی اس برادری میں داخل ہونے کا فیصلہ کریں۔ تو ان کا دستور العمل پہلے سے بنا بنایا ہے۔ ہم سب کا یہ مذہبی فرض ہوگا۔ کہ اپنی برادری کے ہر ممبر سے خواہ وہ نئے ہوں یا پرانے جو کوئی بھی طاقت رکھنے والا ہو۔ اس کی مدد سے سوشل ریفارمیشن کے لئے زکواۃ یعنی قومی فنڈ قائم کریں۔ اور اس کے لئے ان کی اپنی ہی ایک کمیٹی ہوگی جو ان کی مختلف اقتصادی ضرورتوں پر خرچ کرنے کا پورا پورا اختیار رکھے گی۔ یہ پروگرام اسلامی شریعت کے احکام کے ماتحت از خود شروع ہو جاتا ہے۔

زکواۃ کے معنی ہر قسم کی پاکیزگی اصلاح اور ترقی کے ہیں۔ اور شریعت اسلامیہ کے رو سے اس کا پہلا تعلق قوم کے اقتصادی سدھار کے ساتھ ہے۔ اور یہ ایک اہم فرض ہے۔ اس کی ادائیگی ہر مسلمان کے لئے اسی طرح فرض ہے جیسے نماز۔ نماز کے بغیر مسلمان کا دین و ایمان ناقص ہوتا ہے۔ اسی طرح زکواۃ کے بغیر مسلمان کا دین و ایمان ناقص ہوتا ہے آجکل مسلمانوں نے جہاں اپنی نمازوں کی اہمیت کو نظر انداز کر دیا ہے۔ وہاں زکواۃ کی اہمیت سے بھی وہ غافل ہو گئے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر اچھوت پن کے روگ میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ یہ مذہب اسلام کا قصور نہیں۔ بلکہ ان مسلمانوں کا اپنا قصور ہے۔ جو ایک لمبے عرصے سے اپنے دین کے حکموں اور ان کی غرض و غایت کو بھول بیٹھے ہیں۔ اور ان کی اپنی سستی اور غفلت اور بے دینی اور بدعملی کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ وہ بھی اس راستے میں چل پڑے ہیں۔ جو کسی زمانہ میں چنڈالوں کا راستہ تھا۔ آپ کی مصیبت اور ان کی مصیبت ایک ہی ہے۔ اسلام اس مصیبت سے نجات دلانے کا وعدہ کرتا ہے۔ بشرطیکہ اس کی ہدایتوں کے مطابق عمل کیا جائے۔ اسلام میں نجات پانے کے سارے ذریعے موجود ہیں بشرطیکہ صدق دل سے انہیں اختیار کیا جائے۔

پس اے برادران وطن! مسلمانوں کی موجودہ فرقہ بندی اور خانہ جنگی اور ان کی پستی اور بدحالی جو ان کی اپنی غلطیوں کی وجہ سے ہے آپ کو اسلام کا صداقت بھرا پیغام قبول کرنے سے نہ روکے۔ اسلام اپنے اندر زندگی کی بشارت کا دائمی پیغام رکھتا ہے جو خدائے قدوس ہر صدی میں نئے سرے سے بلند آواز سے دوہراتا ہے۔ آج بھی اس نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس آسمانی پیغام کو احمد قادیانی علیہ السلام کی زبانی سے نئے سرے سے اپنے وعدہ کے مطابق دوہرایا ہے۔ اور آپ یقین جانیں جو آسمان کی آواز پر کان دھرتا ہے وہی نجات پاتا ہے۔ اور جو اس سے مونہہ پھیرتا ہے وہ ہلاک ہو جاتا ہے

اچھوتوں کی اصلاح کا قدیمی طریق

بنی اسرائیل کی قوم بھی فرعونوں کی حکومت سے پامال ہو کر اچھوت بن گئی ہوئی تھی۔ اور حضرت موسیٰ خدائے قدوس کی آواز پا کے اور اس کا پیغام جیسے فرعون اور اس کی قوم کو پہنچایا اسی طرح اپنی قوم کے اچھوتوں کو بھی پہنچایا۔ فرعون نے آسمانی آواز کی پرواہ نہ کی۔ اور مقابلہ کیا اور ہلاک ہو گیا۔ بنی اسرائیل کے اچھوتوں نے آسمانی آواز سنی اور عمل کیا اور نجات پائی اور دنیا کے بادشاہ بن گئے۔ حضرت عیسیٰ بھی اچھوتوں کی نجات کے لئے آسمانی پیغام لائے تھے۔ سو جنہوں نے اس پیغام کو مانا وہ نجات پا گئے۔ اور اچھوت کہلانے کے بعد دنیا کے بادشاہ بنائے گئے۔ مگر جنہوں نے انکار کیا وہ ہلاک ہوئے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی دنیا کے اچھوتوں کی نجات کے لئے خدائے قدوس کی شیریں آواز سنائی تھی۔ دنیا کے فرعونوں نے اس پیغام کو حقارت سے ٹھکرا دیا اور وہ تباہ و برباد کر دیئے گئے۔ اور جن غریب اور اچھوتوں نے اس آسمانی آواز پر کان دھرا تھا وہ قیصر و کسریٰ کے تختوں کے وارث بنا دیئے گئے۔ ان تمام واقعات کی دنیا چشم دید گواہ ہے۔ آج بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ابدی اور آسمانی پیغام کو اس زمانہ کے نرسنگھا تار احمدؑ کے ذریعہ سے پھر سنایا گیا ہے۔ اور قدیم دستور کے مطابق سنایا گیا ہے۔ کیونکہ آج بھی دنیا کے فرعونوں نے اس سطح زمین کو ناپاک کر دیا ہے۔ خدائے قدوس کی اس دھرتی پر جگہ بجگہ اچھوت در اچھوت پیدا کئے جاتے ہیں جسم کے اچھوت بھی۔ اور روح کے بھی مسلمانوں میں بھی بہت اچھوت پیدا ہو گئے ہیں جیسے پہلے ہندوؤں میں تھے۔ اور عیسائی قوموں میں بھی۔ اور یہ مرض ہمارے ملک کے ساتھ ہی مخصوص نہیں بلکہ جیسے ایشیا اور افریقہ میں ہے ویسے ہی یورپ و امریکہ میں ہے۔ لاکھوں لاکھ انسان جنسیت قومیت رنگت مذہب وطنیت اور اقتصادی خود غرضیوں کی لعنتوں سے جگہ بجگہ اچھوت۔ ملیچھ۔ اور چنڈال پیدا کئے جا رہے ہیں۔ اور اس عالمگیر اچھوت پن کے کوڑھ سے نجات دلانے کے لئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جانشین احمدؑ مہدیؑ کرشنؑ اور مسیحؑ کا روپ دھارن کر کے آیا ہے۔ اور عین وقت اور ضرورت پر اپنے ان تمام نشانوں کے ساتھ آیا ہے۔ جن کے بارے میں عیسائی۔ مسلمان۔ ہندو۔ اور سکھ سب اپنی اپنی پستکوں کی رو سے متفق ہیں۔ پس جو آسمانی آواز کو سنے گا۔ وہ دستور کے مطابق اچھوت پن سے نجات پا کر زمین اور آسمان کی بادشاہت کا وارث بنے گا اور جو نہیں سنے گا۔ وہ دستور کے مطابق مٹا دیا جائے گا۔ مبارک ہے وہ جو آسمان کی آواز پر لبیک کہہ کر خدائے قدوس کے آستانے پر اپنا سیس نوائے اور اس کے وسیلہ سے اپنی نجات ڈھونڈے۔ دیکھو میں آپ بھائیوں کو ایک عقل کی بات کہتا ہوں۔ بادشاہ وقت کا نافرمان باغی کہلاتا ہے۔ خواہ وہ پہلے بادشاہوں کو کیوں نہ مانتا ہو۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن کی شریعت آخری اور اتم ہے۔ خداوند کی آسمانی بادشاہت میں آخری بادشاہ ہیں۔ اور باقی آنے والے سب اس کے نائب ہیں۔ جو اس کی اور اس کے نائبوں کی نہیں مانتا۔ خداوند کی بادشاہت میں قبولیت نہیں پائیگا اور دھتکارا اور راندہ جائیگا اور یہ نہ دیکھی جائیگا کہ وہ پہلوں کو مانتا تھا خدائے قدوس کی فرمانبرداری [illegible] اور کون ہے جو [illegible] نجات پائیگا [illegible] سب [illegible] اور سب دروازے بند ہیں۔ مگر خدائے قدوس کا دروازہ ہمیشہ کھلا ہے۔ وہ اپنے بندوں کی پکار سنتا اور جواب دیتا ہے۔ وہ خدائے قدوس جسے اسلام پیش کرتا ہے گنگ نہیں۔ بلکہ جیسے پہلے بولتا تھا اسی طرح آج بھی بولتا ہے۔ اور اپنے کلام کے ذریعہ سے مردہ ایمان کو تازہ کرتا ہے۔ اور جیسے اپنی طاقتوں کے ساتھ وہ پہلے زندہ تھا۔ اب بھی زندہ ہے۔ یہ نہیں کہ پہلے وہ کچھ اور تھا اور اب کچھ اور ہے۔ نہ خدائے قدوس میں کسی قسم کی دوئی ہے۔ اور نہ اس کے بندوں میں سب اس کے ہیں اور وہ سب کا ہے۔ ہر ایک سب کے لئے اور سب ہر ایک کے لئے۔ یہ وہ توحید کا پیغام ہے جو اسلام کا ہے جو ازلی ابدی پیغام ہے۔ خدائے قدوس کے سارے مقدس بندے اور اس کے سارے رسول اور اوتار اسی ازلی ابدی پیغام کا پرچار کرتے چلے آئے ہیں۔ اور اسی کی طرف آہستہ آہستہ سوئے ہوئے لوگوں کے کان کھل رہے ہیں اور آنکھیں اس کے لئے بیدار ہو رہی ہیں۔ اور اگر آج نہیں تو کل ضرور خدائے قدوس کے سارے بندے اس پیغام کو قبول کریں گے۔ یہ بات اب دور کی نہیں رہی بلکہ قریب سے قریب تر ہو گئی ہے جیسا کہ آج جا بجا ہر ملک میں اسلام کے صداقت بھرے پیغام کو قبول کیا جا رہا ہے۔ پس مبارک ہیں وہ عقلمند انسان جو بجائے کل کے آج ہی پیشتر اس کے کہ آزمائش کی گھڑیاں لے چکر میں ڈالیں۔ صداقت قبول کر لیتا ہے اور اپنے خدا کو ہر بات میں مقدم کر کے نجات پاتا ہے

کمیٹی دار الشکر کے حصہ داران توجہ فرمائیں

جدید کمیٹی مکانات۔ قادیان جس کا نام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے دار الشکر تجویز فرمایا ہے۔ کے اجراء کا اعلان جب نظارت امور عامہ کی طرف سے ہوا۔ تو اس وقت ڈیڑھ سو کے قریب احباب نے درخواستیں بھجوائی تھیں۔ کہ انہیں حصہ دار تصور کیا جائے۔ مگر اب جبکہ قسط ماہواری بھیجنے کا وقت آیا۔ تو نصف سے کچھ حصہ زائد حصہ داران کی طرف سے اقساط دفتر محاسب میں موصول ہو چکی ہیں۔ اور باقی حصہ داران کی طرف سے ۲۰ مئی ۳۶ء تک اقساط موصول نہیں ہوئیں۔ حالانکہ کمیٹی کے کام کے اجراء کے لئے ضروری ہے۔ کہ کم از کم ۱۲۰ حصہ داران کی طرف سے اقساط پہنچ جائیں۔ قسط ماہواری کے لئے ۲۰ تاریخ مقرر ہے۔ حصہ دار احباب کو فوراً توجہ کرنی چاہئے۔ اور قسط بھجوا کر اطلاع دینی چاہئے۔ سکرٹری کمیٹی دار الشکر قادیان

نوٹ:۔ جو احباب تاخیر سے قسط داخل کرائیں گے۔ انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ ایسے احباب کے لئے کمیٹی مناسب زائد رقم تجویز کر رہی ہے۔ جو انہیں ادا کرنا ہوگی! ناظر امور عامہ قادیان

مولوی عطاء اللہ کی بدزبانی کے خلاف جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخان کی قراردادیں

جماعت احمدیہ شہر ڈیرہ غازی خان کا ۸ ماہ مئی ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں تقریروں کے بعد مفصلہ ذیل ریزولیوشنز باتفاق آراء پاس ہوئے۔

(۱) مولوی عطاء اللہ صاحب نے ایک نہایت اشتعال انگیز اور قابل اعتراض تقریر ۳۰ اپریل اور یکم مئی کی درمیانی رات شہر ڈیرہ غازی خان کے ایک اہم خطہ میں ایک کھلے جلسہ میں کی۔ جس میں اس نے بے دریغ شرمناک اور دل آزار گالیاں آنریری مجسٹریٹ صاحبان افسران پولیس اور پولیس رپورٹرز کی موجودگی میں بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو دیں۔ اور نہایت بے ہودہ اور بے بنیاد حملے ان برگزیدہ انسانوں کے چال چلن پر کئے۔ علاوہ ازیں جماعت احمدیہ کے خلاف عام پبلک کے جذبات منافرت اور منافرت کو ابھارا۔ نہایت شدومد کے ساتھ احمدیوں کا بائیکاٹ کرنے کی تلقین کی۔ اجلاس ہذا مولوی عطاء اللہ کے خلاف پرزور اظہار غیظ و غضب کرتا ہے اور گورنمنٹ سے التجا کرتا ہے۔ کہ وہ مولوی عطاء اللہ کے خلاف ٹھوس کارروائی عمل میں لاتے ہوئے اس کو مطابق قانون سزا دے۔

۲۔ مولوی عطاء اللہ کے بعد محمد بخش سوکڑی نے بھی احمدیوں کو اندھا دھند گالیاں دیں۔ اور جماعت احمدیہ کے جذبات مذہبی کو مجروح کیا۔ اجلاس ہذا حکومت سے ملتجی ہے کہ محمد بخش مذکور کے خلاف بھی کارروائی کرے۔

۳۔ قرار پایا کہ مذکورہ بالا قراردادوں کی نقول ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ و سپرنٹنڈنٹ پولیس ضلع ڈیرہ غازیخان نیز کمشنر صاحب بہادر ملتان و جناب چیف سکرٹری صاحب گورنمنٹ پنجاب اور پریس کو بھی بھیجی جائیں۔ خاکسار۔ ملک عزیز محمد پلیڈر ڈیرہ غازی خان

"مجاہد" کے دروغگو نامہ نگار کی فریب دہی

میرا ۱۳ رمئی کو ایک احراری ملاّ حیات محمد سے مناظرہ ہوا۔ جس کے متعلق ۱۹ رمئی کے مجاہد میں سراسر جھوٹی رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ اس کی تردید میں اصل حالات مناظرہ حسب ذیل ہیں:۔

گوجرانوالہ میں چند ایک محقق اور شریف الطبع انسان بعض مسائل کے متعلق تحقیق کرنا چاہتے تھے۔ اس غرض سے انہوں نے جماعت احمدیہ کے کارکنوں سے گفت وشنید کے بعد پرائیویٹ طور پر مناظرہ کرنے کی خواہش کی۔ جس کے لئے ہر دو فریق کے نمائندوں نے شرائط طے کیں۔ کہ ہر روز ۲ گھنٹے ۴۵ منٹ صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر مناظرہ ہوا کرے۔ جو پندرہ دن تک رہے اور جس میں پہلی تقریر ۴۵ منٹ تک احمدی مناظر کی ہو۔ اور دونوں طرف سے زیادہ سے زیادہ بیس بیس احمدی شامل ہوں۔ تاکہ شور وشر نہ ہو لیکن جب غیر احمدی معززین نے اپنے مولوی صاحبان سے اس کا ذکر کیا۔ اور بتایا کہ ہم اس طور پر تحقیق کرنا چاہتے ہیں۔ تو انہوں نے انکار کر دیا کیونکہ وہ جانتے تھے۔ کہ اس طریق سے وہ کامیاب نہیں ہو سکتے۔ وہ تو کھلے میدان میں شور وشر سے فائدہ اٹھا کر عوام کو غلط فہمی میں ڈالنے کے عادی ہیں۔ ان کے اس انکار سے ان شرفا پر بُرا اثر پڑا۔ اور شہر میں بھی چرچا ہونے لگا۔ کہ احمدیوں سے اس طرح پر مناظرہ ہونا قرار پایا تھا۔ لیکن احراری مُلّا اس سے گریز کر رہے ہیں۔ اس اثر کو زائل کرنے اور لوگوں کو دھوکہ میں رکھنے کی غرض سے احرار کی طرف سے ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں ملا حیات نے ختم نبوت پر تقریر کی۔ لیکن بجائے اس کے کہ قرآن و حدیث سے بدلائل اپنے ادعا کو ثابت کیا جاتا۔ اس احراری ملا نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب سے کانٹ چھانٹ کر حوالے پیش کرنے شروع کر دیئے اس جلسہ کے دوران میں بعض غیر احمدیوں نے مقرر سے سوال کیا۔ کہ آپ سے احمدیوں نے کوئی مناظرہ طے کیا تھا۔ سنا ہے آپ لوگ اس سے گریز کر رہے ہیں۔ جس کا جواب مقرر نے ادھر ادھر کی باتوں میں ٹال دیا۔ احمدیوں نے جب دیکھا کہ یہ لوگ مناظرہ سے فرار کر کے عوام کو دھوکہ میں ڈالنے کا یہ ڈھنگ اختیار کر رہے ہیں۔ تو احمدیوں کی طرف سے بھی ان کے اعتراضات کا جواب دینے کے لئے ایک جلسہ بتاریخ ۱۲ رمئی منعقد کیا گیا۔ جس میں مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیال گڑھی مولوی فاضل نے ۱½ گھنٹہ تک ختم نبوت کی حقیقت پر تقریر کی اور غیر احمدیوں کے تمام اعتراضات کے مدلل اور مفصل جواب قرآن۔ حدیث۔ لغت اور اقوال بزرگان کی رو سے دیئے۔ تقریر ختم ہونے کے بعد تقریر کے موضوع پر سوال و جواب کا موقعہ دیا گیا۔ جو مناظرہ کی صورت اختیار کر گیا۔ اور باقاعدہ وقت مقرر کرنے کے بعد مناظرہ شروع ہوا۔ سوال وجواب کا موقعہ صرف ۱ گھنٹہ دیا گیا تھا۔ مگر جب معاملہ طول پکڑ گیا۔ تو اس سلسلہ کو ۱½ گھنٹہ تک جاری رکھا گیا۔ اس مناظرہ میں احراری ملا کو جو علمی اور اخلاقی شکست ہوئی۔ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں وہم بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ کہ یہ لوگ اس مناظرہ کا ذکر کریں گے۔ لیکن ہماری حیرت کی کوئی حد نہ رہی۔ جب ہم نے ۱۹ مئی کے مجاہد میں "گوجرانوالہ میں مرزائیوں کو ذلت آمیز شکست" کے عنوان سے اس کا اعلان دیکھا۔ واقعی شیطان نے اس زمانہ سے قبل کبھی اتنا بڑا جھوٹ نہیں بولا۔ دوران مناظرہ میں بجائے اس کے کہ احراری مناظر نفس تقریر پر کوئی اعتراض کرتا۔ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب سے بعض ایسی عبارتیں پیش کرنی شروع کر دیں۔ جن کا ہماری طرف سے تسلی بخش جواب دیا گیا اور ساتھ ہی واضح کیا گیا۔ کہ احراری ملا قرآن وحدیث سے گریز اور ہمارے پیش کردہ دلائل سے انحراف کر رہا ہے۔ احمدی مناظر نے ملا حیات احراری مناظر کے فریب کو پبلک پر واضح کر کے بتایا۔ کہ یہ لوگ حق کی دشمنی میں اندھے ہو کر بڑے بڑے جھوٹ بولنے سے بھی گریز نہیں کرتے۔ اور لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ احراری مناظر نے حقیقۃ الوحی کا حوالہ پیش کیا۔ کہ اس میں مرزا صاحب نے لکھا ہے۔ کہ جو ایک پہلو سے امتی اور ایک پہلو سے نبی ہے۔ وہ محدث ہوتا ہے۔ جب احمدی مناظر نے اس کا مطالبہ کیا۔ اور تحدی سے کہا۔ کہ لفظ محدث نکال کر بتاؤ۔ تو احراری ملا نکال نہ سکا۔ اور اپنی خفت مٹانے کے لئے نعرے لگانے اور تالیاں بجانی شروع کر دیں پھر اسی طرح احراری مناظر نے کہا کہ میں یہ دکھا سکتا ہوں۔ کہ مرزا صاحب نے ۱۹۰۱ء کے بعد بھی اپنی نبوت سے انکار کیا۔ اور اپنے آپ کو محدث کہا۔ جب اس کا مطالبہ کیا گیا۔ تو آئینہ کمالات اسلام کا حوالہ پیش کر دیا۔ جس پر احمدی مناظر نے پبلک کو توجہ دلائی۔ کہ دیکھو یہ لوگ تم کو کس طرح دھوکہ دیتے ہیں۔ کہا تو یہ تھا کہ ۱۹۰۱ء کے بعد کا حوالہ پیش کروں گا۔ لیکن کر رہا ہے ۱۹۰۱ء سے پہلے کا۔ جب اس کا یہ فریب واضح ہو گیا۔ تو کہنے لگا اچھا میں مرزا صاحب کی کتاب منگوا کر ابھی ثابت کرتا ہوں۔ چنانچہ اپنے ایک چیلے کو بھیجا۔ جو کتاب لایا۔ اور کتاب لانے پر تالیوں اور شور وشر سے فضا کو خراب کرنے کی کوشش کی۔ اور کہا دیکھو اب کتاب آ گئی۔ اب مرزائیوں کی خبر لوں گا۔ مگر مقصد صرف یہ تھا۔ کہ کسی طرح لوگوں کو مشتعل کروں چنانچہ جب احمدی مناظر نے کہا۔ کہ اب جب کتاب آ گئی ہے۔ تو حوالہ پڑھ کر سنایئے۔ اس مطالبہ پر سب لوگ خاموش ہو گئے۔ کیونکہ وہ دلچسپی لے رہے تھے۔ تو احراری مناظر نے وہ حوالہ پڑھنا شروع کیا۔ جب اس سے پوچھا گیا۔ کہ کتاب کا نام بتاؤ۔ تو نہایت سادگی اور دبی زبان سے۔ ریویو آف ریلیجنز ۱۹۰۲ء کا نام لے دیا۔ اس پر احمدی مناظر نے اپنی باری میں کھڑے ہو کر لوگوں پر واضح کیا۔ کہ یہ کتنا بڑا دجل ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ مرزا صاحب کی کتاب سے ۱۹۰۱ء کے بعد کا حوالہ پیش کریں گے لیکن پیش کیا جاتا ہے رسالہ ریویو آف ریلیجنز اور پھر اس عبارت کو ۱۹۰۲ء کی ظاہر کیا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ آئینہ کمالات اسلام کی عبارت ہے۔ جو ۱۹۰۱ء سے پیشتر کا ہے۔ اور اس سے عبارت لے کر اقتباس کے طور پر ۱۹۰۲ء کے رسالہ میں درج کی گئی ہے۔ لیکن یہ مولوی صاحب دھوکہ اور فریب دہی سے ذرہ بھی نہیں شرماتے۔

الغرض اس مناظرہ میں ہم کو خدا تعالےٰ کے فضل سے ہر طرح کامیابی حاصل ہوئی۔ یہاں تک کہ ایک غیر احمدی مولوی حشمت اللہ صاحب نے مجھ سے کہا۔ کہ احمدی مناظر باوجود کم عمر ہونے کے قابل لیکچرار اور مدلل مناظر ہے۔ اس کے علاوہ اکثر غیر احمدی سامعین نے احمدی مناظر کی طرز تقریر اور دلائل کو بہت پسند کیا۔ اس کے بعد چونکہ مناظرہ کا وقت ختم ہو چکا تھا۔ اور جلسہ بھی ہمارا تھا۔ اس لئے صدر صاحب نے جلسہ کے برخاست کرنے کا اعلان کر دیا۔ اس کے بعد احراری وہاں پر تالیاں بجاتے اور شور مچاتے رہے۔ اور ہمارے متعلق گندہ دہنی کرتے رہے۔

یہ ہیں اس مناظرہ کے حالات جس کے متعلق مجاہد کے دروغ گو نامہ نگار نے جھوٹی رپورٹ شائع کرائی ہے اور خدا کے فضل سے ہمیں اس مناظرہ کے بعد اتنی کامیابی ہوئی ہے۔ کہ کئی محقق اور شریف دوست ہمارے مولوی صاحب کے پاس آ کر مذہبی گفتگو اور تبادلہ خیالات کر رہے ہیں ان میں سے بعض ایک کے متعلق امید ہے۔ کہ وہ احمدیت کی طرف انشاء اللہ عنقریب رجوع کریں گے۔

خاکسار عبدالرحمٰن گجراتی از گوجرانوالہ

قابل توجہ گورنمنٹ جموں وکشمیر

اخبار ہمت میرپور کا کرتا دھرتا محمد اکبر ہے۔ جو ایسا منہ پھٹ اور بدزبان ہے۔ کہ اس نے جماعت احمدیہ کے مقدس بزرگوں کو گالیاں دینا اپنا پیشہ بنا رکھا ہے۔ اور ہمت کے ہر ایک پرچہ میں سلسلہ احمدیہ پر ناجائز حملے کرتا۔ اور سلسلہ احمدیہ کے بزرگوں کی ہتک کر کے ریاست کے ہزارہا احمدیوں کا دل دکھا رہا ہے۔

اخبار ہمت مورخہ ۲۰ بابت ۱۹۳۶ء نمبر ۲ جلد ۲ کے پرچہ میں صفحہ ۷ کالم دو کے آخر میں اس نے

انجمن ہائے احمدیہ ضلع سرگودہا کو اطلاع

مولوی عبد العزیز صاحب انسپکٹر بیت المال آجکل بیمار ہیں۔ ان کی جگہ ضلع سرگودہا کی انجمنوں میں۔ فی الحال عارضی طور پر قریشی امیر احمد صاحب کو انسپکٹر بیت المال مقرر کیا جاتا ہے۔ متعلقہ جماعتیں ان کے ساتھ کام میں تعاون کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

ناظر بیت المال قادیان

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی محمود علی شاہ ولد سردار امیر علی شاہ ذات قریشی سکنہ موضع سابق تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲ ۷/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے تحریر مورخہ ۱۸ ۴/۳۶۔ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی غلام محمد ولد بہادر ذات مدوکہ سکنہ چک ۱۹۶ تحصیل و ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۱۳ ۷/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۸ ۴/۳۶۔ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی گھتو ولد رکھو ذات ددکہ سکنہ چک ۱۹۶ تحصیل و ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۲ ۷/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۸ ۴/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی ستارا ولد گاہرا ذات جوئیہ سکنہ چک ۱۹۶ تحصیل و ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۳ ۷/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۶ ۴/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی سکیا ولد گاہی ذات لدھوانہ سکنہ چک ۱۰۱ تحصیل چنیوٹ و ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱[illegible] ۷/۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۵ اپریل ۱۹۳۶ء دستخط خان بہادر میاں غلام رسول چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی غوندا ولد بصری ذات ہنجرا سکنہ چک ۱۹۹ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۵ ۷/۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۵ ۴/۳۶۔ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی ہمایوں ولد عادلہ ذات رجوکہ سکنہ چک ۱۹۹ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۱۵ ۷/۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۸ اپریل ۱۹۳۶ء دستخط خان بہادر میاں غلام رسول چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی حسن ولد شری ذات ہنجرا سکنہ چک ۱۹۹ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۱۵ ۷/۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۵ ۴/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لاہور ۲۲ مئی۔ گورنمنٹ پنجاب نے ایک کتاب بنام "مسلمان عورت" کو جس میں احمدیوں کے متعلق نہایت دلآزار ریمارکس کئے گئے ہیں اور جو شائی بتی پریس امرتسر میں طبع ہوئی ہے ایمرجنسی پریس ایکٹ اور کریمنل لا امینڈمنٹ ایکٹ کے ماتحت ضبط کر لیا ہے۔

شملہ ۲۲ مئی۔ حکومت ہند نے ۳-۴/۳ فی صدی سالانہ سود پر قرضہ دینے کا اعلان کیا ہے۔ روپیہ ۱۹۴۸ء سے قبل اور ۱۹۵۲ء کے بعد قابل وصول نہ ہو گا۔ ۶ مئی ۱۹۳۶ء سے قرض لینا شروع کیا جائے گا۔ اور جس وقت بارہ کروڑ روپیہ جمع ہو جائے گا بغیر کسی اعلان کے بند کر دیا جائے گا۔

لکھنؤ ۲۲ مئی۔ لکھنؤ میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے۔ اور پانچ سے زائد اشخاص کو ایک جگہ جمع ہونے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

بیت المقدس ۲۲ مئی۔ اخبارات میں خبر شائع ہوئی ہے کہ فلسطین کے عربوں نے مقاطعہ کی جس تحریک کا آغاز کیا ہے شام اور شرق اردن کی قوم پرست اور آزادی خواہ جماعتیں بھی اس کے حق میں ہیں۔ عنقریب وہاں بھی اس تحریک کا آغاز ہو جائے گا۔

بیت المقدس ۲۲ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ مقامی حکام یہودیوں کی پولیس کو بھرتی کر رہے ہیں۔ جس سے عرب حلقوں میں بے چینی اور ناراضگی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ مظاہرات اور مقاطعہ کا سلسلہ جاری ہے۔

امرتسر ۲۲ مئی۔ گذشتہ شب کو ۹ بجے دروازہ گلی منڈی سے باہر ایک مسجد میں عشا کی اذان دینے کے سلسلہ میں اکالیوں کے ہنگامہ کرنے پر کسی فساد کا خدشہ لاحق ہو گیا مگر چند سیاسی کارکنوں کی مساعی سے فساد پیدا ہونے نہایت ناخوشگوار صورت اختیار کر لی تھی، قابو پا لیا گیا۔

لاہور ۲۲ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ مسجد شہید گنج کے مقدمہ کا فیصلہ ۲۵ مئی کو دس بجے صبح سشن کورٹ میں سنایا جائیگا۔

شیخوپورہ ۲۳ مئی۔ ضلع شیخوپورہ کے ایک گاؤں میں متعدد دھڑیاں جن میں ۵۰۰ من گندم تھی۔ نذر آتش ہو گئیں۔

بیت المقدس ۲۳ مئی۔ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ کل یافہ میں عربوں کے ایک مشتعل ہجوم نے پولیس سٹیشن پر یلغار کر دی۔ تھانہ کی عمارت پر بم پھینکے گئے۔ اور کھڑکیاں چکنا چور کر دی گئیں۔ فلسطین کے طول و عرض میں ریلوے لائن کے ساتھ ساتھ سٹیشنوں پر کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے۔ اور جا بجا پہرے متعین ہیں۔

کلکتہ ۲۳ مئی۔ ایک مقامی اخبار لکھتا ہے کہ آئندہ اکتوبر میں ان تمام نظر بندوں کو رہا کر دیا جائے گا۔ جو قانون ترمیم ضابطہ فوجداری آسام کے ماتحت نظر بند ہیں۔

جالندھر ۲۲ مئی۔ متوبہ نوجوان ہندو عورتوں کی روز افزوں تعداد کے پیش نظر شام چوراسی میں نکاح بیوگان کی کانفرنس کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں ایک قرارداد منظور کی گئی کہ نوجوان ہندو بیواؤں کو موزوں رنڈوے سے شادی کی ترغیب دی جائے۔ ایک دوسری قرارداد کے ذریعہ فیصلہ کیا گیا کہ جا بجا ہندوؤں کی مجالس قائم کی جائیں۔ جن کا کام یہ ہو۔ کہ بیوگان کی شادی کی ترغیب دلائیں۔

لنڈن ۲۳ مئی۔ مسٹر نیفورڈ کیپس رکن پارلیمنٹ نے انڈیا لیگ کے ایک اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہندوستان اور دنیا کے دوسرے حصوں پر قبضہ جمائے رکھنے کی کوشش ہی ہمارے لئے جنگ کا موجب ہو گی۔ چونکہ یورپ کی دوسری سلطنتوں میں بھی استعماریت کی ہوس روز افزوں ہے۔ اس سے یہی عناد دخصومت آئندہ چند سال کے عرصہ میں یورپ کی باہمی کشمکش پر منتج ہونے والی ہے۔

جبوتی ۲۳ مئی۔ ایک اطلاع سے پایا جاتا ہے۔ کہ اطالویوں کو ابھی تک مسلح حبشی جماعتوں پر تسلط حاصل کرنے کی ضرورت ہے ایک مقام کا حبشی گورنر جو ایک مشہور جنگجو سردار ہے دیگر حبشی سرداروں کے ساتھ جبوتی بھاگ جانے کے بجائے ہرار کے نزدیک کوہستان میں چلا گیا ہے۔ جہاں اس نے بدستور سرگرمی اور جد و جہد جاری رکھی ہے۔

روما ۲۲ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ مولینی جنرل بڈوگلیو سے موجودہ نازک حالات کے متعلق تبادلہ خیالات کرنا چاہتا ہے۔ جو لیگ کے اس فیصلہ سے پیدا ہو گئے ہیں کہ اٹالیہ کے خلاف تعزیرات کا نفاذ جاری رکھا جائے۔ اطالوی وزراء کے اجلاس میں جو ۳۰ مئی کو منعقد ہو گا۔ اس مسئلہ پر سختی سے غور و خوض کیا جائیگا کہ آیا موجودہ حالات میں اٹالیہ کو لیگ سے علیحدگی اختیار کر لینی چاہیئے۔

بغداد ۲۲ مئی۔ حکومت عراق اور ترکی کے مابین اس مسئلہ کے متعلق گفت و شنید ہو رہی ہے۔ کہ ترکی اور عراق کو ایک ریلوے لائن کے ذریعہ ملا دیا جائے۔ یہ لائن موصل سے نصیبین تک بچھا دی گئی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ترکیہ نے اس سلسلہ میں جو تجاویز پیش کی ہیں۔ حکومت عراق ان پر غور کر رہی ہے۔

اجمیر ۲۲ مئی۔ کل اجمیر میں ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ جس میں لاٹھیوں اور پتھروں کا آزادانہ استعمال کیا گیا۔ طرفین کے متعدد آدمی مجروح ہوئے۔

موگا ۲۳ مئی۔ تحصیل موگا کے ایک گاؤں میں ایک سکھ جاٹ کے مکان میں بم پھٹ گیا۔ بم دیسی ساخت کا تھا۔ اس کے ٹکڑے مکان کی چھت اور دیواروں کو چیر کر نکل گئے۔ ایک عورت شدید طور پر مجروح ہو گئی۔

جالندھر ۲۲ مئی۔ میونسپل کمیٹی جالندھر میں پنڈت جواہر لال نہرو کو ایڈریس دینے کی قرارداد نامنظور ہو گئی۔ کانگرسی حلقوں میں ریزولیوشن نامنظور ہونے پر غصہ کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

وائنا ۲۳ مئی۔ بالائی آسٹریا سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ قصر شاہمبرگ کے باہر پولیس کے ساتھ نازیوں کے تصادم میں ایک نازی ہلاک اور ایک زخمی ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ نازیوں کی بھاری جمعیت نے قصر میں داخل ہونے کی کوشش کی۔ پولیس نے مداخلت کی۔ نازیوں نے فائر شروع کر دئے۔ آٹھ نازی گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

راولپنڈی ۲۳ مئی۔ آج جامع مسجد کے نزدیک مسلمانوں اور سکھوں کے جلوس کے لوگوں کے درمیان تصادم ہو گیا۔ جس میں چار سکھ مجروح ہو کر ہسپتال میں داخل ہوئے۔ ان میں دو کی حالت نازک ہے۔ واقعہ یوں ہے کہ گوردوارہ ارجن دیو کی یاد میں سکھوں نے ایک جلوس نکالا۔ جب یہ جلوس مسجد کے پاس سے گذر رہا تھا۔ تو بیان کیا جاتا ہے۔ کہ مسلمانوں اور جلوس کے آخری حصہ میں تصادم ہو گیا پولیس نے موقع پر پہنچ کر صورت حالات پر قابو پا لیا۔

برسلز ۲۳ مئی۔ کل بلجیم کے چیمبر اور سینیٹ کے انتخابات ہونے والے ہیں۔ چیمبر کی ۲۰۲ نشستوں کے لئے ۱۳۲۴ امیدوار ہیں۔ سیاسی حلقوں میں خیال کیا جاتا ہے۔ کہ انتخابات کے بعد قومی حکومت دوبارہ قائم ہو جائے گی۔

لاہور ۲۳ مئی۔ حکومت پنجاب نے بہاولنگر ہندو سبھا کی مقرر کردہ تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ کو جو بہاولپور کے معاملات کی تحقیقات کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ اس بنا پر قابل ضبطی قرار دے دیا ہے۔ کہ اس میں ایسا مواد موجود ہے۔ جو قانون مطابع کی رو سے قابل مؤاخذہ ہے۔

بیت المقدس ۲۳ مئی۔ یہاں برطانی افواج ہر جگہ پھر رہی ہیں۔ سپاہی سنگین دار بندوقوں سے مسلح اہم جگہوں کی حفاظت کر رہے ہیں۔ پرانے شہر کے تمام ناکے مضبوط فوجی دستوں نے روک رکھے ہیں۔ حیفا سے مظاہرین اور پولیس کے درمیان تصادم کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔

حیفا ۲۲ مئی۔ شاہ نجاشی آج دوپہر کو برطانوی جہاز "کیپ ٹاؤن" کے ذریعہ انگلستان روانہ ہو گئے۔

سنگاپور ۲۳ مئی۔ پنانگ کے نزدیک رائل ایر فورس کے دو طیارے گر گئے۔ جہاز سوار مفقود الخبر ہیں۔ اور یقین کیا جاتا ہے۔ کہ وہ ہلاک ہو گئے ہیں۔

لائلپور ۲۳ مئی۔ بلدیہ لائلپور کے اجلاس عام میں یہ تجویز منظور ہوئی کہ پنڈت جواہر لال نہرو کے لائلپور آنے پر ان کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا جائے۔ دو سرکاری ارکان نے اس تجویز کی مخالفت کی سپاسنامہ تیار کرنے کے ایک سب کمیٹی بنائی گئی ہے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی